پندرہواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعرات 5 نومبر 2009

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

مال و کالونیز (بورڈ آف ریونیو)

رحیم یار خان، رابرٹ زرعی فارم کی ہزاروں ایکڑ اراضی سے مزارعین کو بے دخل کرنے کا مسئلہ و دیگر تفصیلات

*61 -اے **محترمہ ثمینہ نوید**: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ رحیم یار خان میں واقع رابرٹ زرعی فارم کی ہزاروں ایکڑ اراضی جو سینکڑوں مزارعین میں منقسم تھی اور وہ اس پر محنت مشقت کر کے اپنے بچوں کو پال رہے تھے۔

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2006 میں وہاں کے لوکل لینڈ مافیا نے پنجاب کی ایک سیاسی شخصیت کا سہارا لے کر ہزاروں ایکڑ اراضی سے سینکڑوں مزارعین کو بے دخل کر دیا اس واقعہ کو حکومت کے نوٹس میں لایا گیا مگر کوئی عمل نہ ہوا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس کی انکوائری ایوان کی کمیٹی سے کرانے اور اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کو تیار ہے تو کب تک نہیں تو مکمل تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 23 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 28 اپریل 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع رحیم یار خان میں رابرٹ زرعی فارم کا کل رقبہ 1638 ایکڑ ہے جو دو چکوک پر مشتمل ہے۔ چک نمبر 95/پی میں رقبہ 1154 ایکڑ ہے اور اس میں مزارعین کی تعداد 110 ہے۔ چک نمبر 98/پی میں 484 ایکڑ رقبہ ہے اور 38 مزارعین ہیں۔

(ب) رابرٹ زرعی فارم جو کہ رابرٹ فیملی "مسٹر مائیکل ون رابرٹس" وغیرہ کی ذاتی ملکیت تھا۔ پرائیویٹ اشخاص نے خرید لی ہے جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

1-محمد ابراہیم ولد تاج دین	328 کنال	مورخہ 9-4-05
2-مونس الہیٰ ولد پرویز الہیٰ	24456 کنال 2 مرلہ	مورخہ 9-4-05
3-بریگیڈئر مختار احمد	3643 کنال 2 مرلہ	مورخہ 9-4-05
4-محمد ابراہیم وغیرہ ولد تاج دین	1221 کنال 19 مرلہ	مورخہ 20-7-05
5-محمد ابراہیم ولد تاجدین	228 کنال صفر مرلہ	مورخہ 23-11-05
6-امتیاز احمد ولد تاجدین	1000 کنال صفر مرلہ	مورخہ 23-11-05
7-مونس الہیٰ ولد پرویز الہیٰ	1554 کنال 3 مرلہ	مورخہ 9-4-05
8-بریگیڈئر مختار احمد	2315 کنال 15 مرلہ	مورخہ 9-4-05

رابرٹ زرعی فارم کو رابرٹ خاندان سے پرائیویٹ اشخاص نے خرید لیا ہے۔ بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کسی مزارع کو بیدخل نہ کیا گیا ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) رحیم یار خان کسی مزارع کو بیدخل نہ کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2008)

پنجاب میں بیکار پڑی قابل کاشت سرکاری اراضی بے زمین کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کا معاملہ ودیگر تفصیل

*90: محترمہ ساجدہ میر: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) کیایہ درست ہے کہ اس وقت پنجاب میں تقریباًایک کروڑایکڑاراضی بیکار پڑی ہے؟

(ب) کیاوزیراعلیٰ پنجاب اس بیکار پڑی قابل کاشت سرکاری اراضی کو پنجاب کے بے زمین کاشتکاروں اور مزارعین میں 25ایکڑفی خاندان کے حساب سے انتہائی کم قیمت پر فروخت کرنے کے لئے تیار ہے تاکہ دیہی آبادی میں بیروزگاری کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف اجناس کی پیداوار میں بے پناہ اضافہ کرکے خوشحالی لائی جاسکے؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15 مئی 2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) اس وقت حکومت پنجاب کے پاس 1157026 ایکڑ رقبہ خالص بقایا سرکار موجود ہے

(ب) جناب وزیراعلیٰ پنجاب نے مذکورہ اراضی کے بارے میں پالیسی بنانے کیلئے ایک کمیٹی بنادی ہے جس کے ارکان درج ذیل ہیں :-

1- سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو پنجاب
2- جناب اسدالرحمان سابقہ ایم این اے ٹوبہ ٹیک سنگھ
3- لیفٹیننٹ کرنل (ر) سردار محمد ایوب خان ایم پی اے ٹوبہ ٹیک سنگھ
4- جناب شوکت محمود بسرا، ایم پی اے بہاولنگر
5 - جناب وسیم افضل گوندل، ایم پی اے، منڈی بہاؤالدین

مذکورہ کمیٹی کی ایک میٹنگ 08-05-28 اور دوسری 2008-06-04 کو ہو چکی ہیں اور یہ کمیٹی اپنی سفارشات دو ہفتہ کے اندر مرتب کرکے جناب وزیراعلیٰ صاحب کو کرے۔

(تاریخ وصولی جواب 18-اگست 2008)

گھوڑی پال سکیم کے تحت دی گئی زمینوں کو واپس لیکر بے زمین کسانوں میں تقسیم کا معاملہ

*92: محترمہ ساجدہ میر: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

کیاحکومت گھوڑی پال سکیم کے تحت مختلف افراد کو برائے نام کرائے پر دی گئی زمینوں کو واپس لے کر انہیں بے زمین کسانوں میں تقسیم کرنے کاارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 26 اپریل 2008 تاریخ ترسیل 15 مئی 2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

گھوڑی پال اور خچر پال سکیم کالونی ایکٹ 1912 کے تحت جاری ہے۔ان سکیموں کے تحت 4566 مربع جات ضلع سرگودھا، فیصل آباد، ٹوبہ ٹیک سنگھ، اوکاڑہ، ساہیوال، اور خانیوال میں مختص کئے گئے تاکہ پاک فوج کو گھوڑے اور خچر فراہم کیے جاسکیں۔اس سکیم میں 4102 پٹہ داروں کو مختلف شرائط پر زمین دی گئی جب کے ابھی تک حکومت ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی جو کہ پٹہ داروں

سے واپس لے کر بے زمین کسانوں کو تقسیم کر دے کیونکہ یہ گرانٹ جو کہ پاک فوج کو دی گئی جس سے گھوڑے اور خچر تیار کئے جاتے ہیں اور یہ مختلف پہاڑوں پر جنگ کے دوران استعمال کئے جاتے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 11 جولائی 2008)

لاہور اور دیگر اضلاع میں اراضی کی پیمائش میں فرق کا جواز

*162: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مرلہ زمین کی پیمائش لاہور شہر میں مختلف اور دوسرے شہروں و دیہات میں مختلف ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو لاہور شہر میں ایک مرلہ کتنے مربع فٹ کا ہے اور باقی اضلاع میں کتنے مربع فٹ کا ہے نیز اس فرق کی بنیادی وجہ کیا ہے؟

(ج) کیا اس فرق کو ختم کرنے کے لئے حکومت کوئی منصوبہ بندی کر رہی ہے یا نہیں، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 3 مئی 2009 تاریخ ترسیل 21 مئی 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) ضلع لاہور (ماسوائے اس حصہ کے جو دریائے راوی کے شمال میں واقع ہے) ایک مرلہ 225 مربع فٹ کا ہے جب کہ ضلع لاہور کے اس حصے میں جو دریائے راوی کے شمال میں واقع ہے اور صوبے کے دیگر اضلاع میں ایک مرلہ کی پیمائش 272.25 مربع فٹ کی ہے۔ (بحوالہ پیرا نمبر 41.4 لینڈ ریکارڈ مینول)

اس فرق کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ برطانوی عہد حکومت سے پہلے پنجاب میں زمین کی پیمائش کے پیمانے مختلف گاؤں میں مختلف تھے۔ جہاں پیمانہ پیمائش گھماؤں میں تھا کرم کی لمبائی انچوں مختلف اضلاع میں مختلف تھی، برطانوی عہد حکومت میں جب پہلی دفعہ کسی علاقے کا بندوبست اراضی کیا گیا تو ریکارڈ اراضی مقامی پیمائش کے مطابق تیار کیا گیا بعد کے بندوبست پائے اراضی میں وہی پیمانہ پیمائش جاری رکھے گئے (بحوالہ پیرا نمبر 4-40 لینڈ ریکارڈ مینول)

(ج) اس فرق کو ختم کرنے کے لئے حکومت کوئی منصوبہ بندی نہیں کر رہی اس کی وجہ یہ ہے کہ اس مرحلہ پر پیمانہ پیمائش میں تبدیلی کے لئے ضلع لاہور کی اراضی کا نئے سرے سے سروے کرانا اور نیا ریکارڈ تیار کرنا پڑے گا جس کے لئے بہت زیادہ محنت اور رقم درکار ہو گی۔ نیز اس سے مالکان اور دوسرے حق داران زمین کے لئے مسائل پیدہ ہوں گے اور اس حوالے سے مقدمہ بازی کا ایک نیا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 16 مئی 2008)

پنجاب کی ملکیتی زمین پاکستان ریلوے کو دینے کا معاملہ

*326: میاں نصیر احمد: کیا وزیر مال و کالونیز از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی ملکیتی زمین وفاق کے محکمہ ریلوے کو دی جا سکتی ہے۔ اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت پنجاب کن قواعد و ضوابط کے مطابق اپنی ملکیتی زمین محکمہ ریلوے کو دیتی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت پنجاب کی ملکیتی زمین محکمہ ریلوے نے آگے مزید لیز پر دے رکھی ہے اور وہ زمین کمرشل بنیادوں پر استعمال ہو رہی ہیں؟

(ج)اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب کی جو زمینیں بوساطت محکمہ ریلوے کمرشل بنیادوں پر استعمال ہو رہی ہیں، انہیں محکمہ واپس لینے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 21 مئی 2008 تاریخ ترسیل 13 جون 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کی ملکیتی زمین وفاق کے محکمہ جات بشمول محکمہ ریلوے کو دی جا سکتی ہے حکومت پنجاب کی طرف سے یہ اراضی موجودہ بازاری قیمت جمع 10 فیصد سرچارج صرف ریلوے مقاصد کے لئے زیر حکم مجاز اتھارٹی فروخت کی جا سکتی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ محکمہ ریلوے نے حکومت پنجاب کی ملکیتی زمین جو کہ محکمہ ریلوے کو صرف ریلوے مقاصد کے لئے دی گئی تھی آگے مزید لیز پر دے رکھی ہے اور یہ زمین کمرشل بنیادوں پر استعمال ہو رہی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کی جو زمین بوساطت محکمہ ریلوے کمرشل بنیادوں پر استعمال ہو رہی ہے انہیں محکمہ واپس لینے کا اختیار رکھتا ہے اور اس کا کیس مشترکہ مفادات کونسل Counsel of Common Interest میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ حکومت پنجاب اپنا مؤقف پیش کر سکے اور اپنی زمین واپس لے سکے۔

(تاریخ وصولی جواب 26 جون 2008)

چولستان کے الاٹی زمین مالکان کو حقوق ملکیت دینے کا مسئلہ

*647: کرنل (ر) نوید اقبال ساجد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چولستان ایک صحرائی علاقہ ہے جس کو آباد کرنے کے لئے حکومت نے 1977 سے اس علاقہ میں لوگوں کو زمینوں کی الاٹمنٹ شروع کر رکھی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے زمینداروں / کسانوں سے حکومت باقاعدہ مالیہ / آبیانہ وصول کرتی ہے مگر 1977 اور اس کے بعد سے الاٹیوں کو حقوق ملکیت نہیں دے رہی؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ کے الاٹی زمین مالکان کو بھی حقوق ملکیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 10 جون 2008 تاریخ ترسیل 17 جولائی 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ چولستان ایک صحرائی علاقہ ہے جس کو آباد کرنے کے لیے حکومت نے 1977 سے اس علاقہ میں مقامی چولستانیوں کو زمینوں کی الاٹمنٹ شروع کر رکھی ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ اس علاقہ کے زمینداروں / کسانوں سے حکومت باقاعدہ مالیہ / آبیانہ وصول کرتی ہے مگر یہ درست نہ ہے کہ حکومت 1977 کے بعد سے الاٹیوں کو حقوق ملکیت نہیں دے رہی کیونکہ حکومت نے 1977 سے الاٹیوں کو حقوق ملکیت دینے کی کئی سکیمیں جاری کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1-مالکانہ حقوق کی ایک سکیم 1995 میں جاری کی گئی

2-اس کے بعد 2001 میں مالکانہ حقوق کی سکیم جاری کی گئی۔

3- 2002 میں 5 سالہ سکیم مالکانہ حقوق کی بنیاد پر جاری کی گئی

(ج) اس کا جواب جزو "ب" میں دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 15 اگست 2008)

راجن پور کے سیلاب سے متاثرہ علاقہ جات

*1508: میاں شفیع محمد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) راجن پور کے حالیہ سیلابی علاقوں کو حکومت نے کیا مراعات دی ہیں؟

(ب) کیا حکومت جزو "الف" کے جواب میں بیان کردہ سیلابی مراعات پنجند کینال جو کہ نجی وارہ تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کے مقام پر ٹوٹ چکی ہے اور کافی دیہات زیر آب آ چکے ہیں کو مذکورہ سیلابی مراعات دینے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اور اگر نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 22 اگست 2008 تاریخ ترسیل 31 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع راجن پور کے 139 مواضعات جو کہ بری طرح متاثر ہوئے تھے اور فصلوں کو 50 فیصد سے زیادہ نقصان ہوا ان کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا ہے اور ان علاقہ جات کا زرعی انکم ٹیکس، آبیانہ، ترقیاتی محاصل اور لوکل ریٹ کلی طور پر معاف کر دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اقدامات کئے گئے:-

I- 14143 فوڈ پیکٹ متاثرین میں امداد کے لئے تقسیم کئے گئے ہر پیکٹ میں 10 کلو آٹا، 2 کلو کھانے کا تیل، ایک کلو دال چنا، ایک کلو دال مونگ، آدھا کلو چائے پتی، ایک کلو چینی، دو کلو چاول 1.5 لیٹر پانی کی بوتل اور ایک موم بتی شامل تھی۔

II - 20 کلو آٹے کے 28690 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

III- 10 کلو آٹے کے 17500 تھیلے متاثرین میں تقسیم کئے گئے۔

IV- 4600 خیمہ جات متاثرین کو مہیا کئے گئے۔

V- 500 کھانے کی پکی ہوئی دیگیں متاثرین میں تقسیم کی گئیں۔

VI- 225430 لیٹر پینے کا پانی مہیا کیا گیا۔

VII- 10618 (1.5 کلو میٹر) پانی کی بوتلیں متاثرین کو مہیا کی گئیں۔

VIII- 23070 مریضوں کا پی آر ایس پی نے علاج کیا اور 140151 مریضوں کا میڈیکل کیمپ میں علاج کیا گیا۔

IX- جانوروں کے لئے 200 ٹرک چارہ مہیا کیا گیا۔

X- 18318 مویشیوں اور 14375 بھیڑ بکریوں کو ادویات دی گئیں۔

XI-متاثرہ سڑکوں کا 50 کلو میٹر ایریا مرمت کیا گیا۔

XII-حکومت پنجاب نے -/14000000 روپے ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر راجن پور کو متاثرین کی بحالی کے لئے مہیا کئے۔

XIII- 8 لاکھ روپے ہلاک شدگان کے لواحقین کے لئے مہیا کئے گئے مزید ایک لاکھ روپے دیئے جارہے ہیں۔

XIV-متاثرین کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے 200 واٹر فلٹر مہیا کئے گئے۔

XV-متاثرین کو 2000 کمبل اور 4000 پلاسٹک میٹ بھی مہیا کئے گئے۔

XVI-ساڑھے بارہ ایکڑ زرعی رقبہ کے مالکان جنہوں نے مختلف بینکوں سے زرعی قرضہ جات حاصل کئے ہیں اور جو کہ -/659152451 روپے ہیں ان قرضہ جات کو معاف کرنے کا کیس صوبائی اور وفاقی حکومتوں کے زیر غور ہے۔

XVII- -/8070000 روپے کا خریدا گیا بیج جو کہ سرسوں، توریا اور جوار وغیرہ پر مشتمل ہے ساڑھے بارہ ایکڑ تک رقبہ کے مالکان میں مفت تقسیم کیا گیا ہے۔

XVIII-جن متاثرین کے مکان جزوی و کلی طور پر تباہ ہوئے ہیں ان کو معاوضہ دینے کے لئے معاملہ زیر غور ہے۔

XIX-متاثرہ سڑکوں کی مکمل بحالی کے لئے -/8000000 روپے مہیا کر دیئے گئے ہیں۔

(ب) چونکہ ضلعی حکومت رحیم یار خان سے مذکورہ نقصانات کے بارے صوبائی حکومت کو مطلع نہیں کیا گیا تھا لہذا ڈسٹرکٹ کوارڈینیشن آفیسر رحیم یار خان سے اس بارے رپورٹ طلب کی گئی۔رپورٹ کے مطابق پنجند کینال میں شگاف پڑنے سے متاثرہ دیہات میں 50 فیصد سے کم فصلات کو نقصان ہوا۔

لینڈ ایڈمنسٹریشن مینول کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ مال وانہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1-زرعی انکم ٹیکس

2-آبیانہ

3-ترقیاتی محاصل

4-لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہاں سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔لیکن تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان میں نہر ٹوٹنے کی وجہ سے نقصان 50 فیصد سے کم تھا اس لئے یہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 22 نومبر 2008)

یو سی، پی پی 145 میں راجہ صاحب کی ملکیتی اراضی و دیگر تفصیلات

*1651: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یو سی 40 پی پی 145 لاہور میں راجہ صاحب کی ملکیتی کتنی اراضی تھی، اب کتنی اراضی ہے؟

(ب) یہ اراضی کس کس فرد کے پاس کس کس حیثیت سے ہے؟

(ج) کتنے لوگوں نے کتنی اراضی پر کب سے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے انکے نام اور رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(د) اس وقت کتنی اراضی حکومت کی تحویل میں کس کس جگہ ہے؟

(و) کیا حکومت اس اراضی کو اس علاقہ میں گرلز و بوائز کالجز اور ہسپتال بنانے کے لئے الاٹ کرنے یا وقف کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 14 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) بمطابق رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور۔

موضع ہربنس پورہ تحصیل لاہور کینٹ کا کل رقبہ مطابق ریکارڈ 2738 ایکڑ ہے۔مطابق سال 40-1939 سالم رقبہ غیر مسلم مسماۃ رانی چھاونیاں بیوہ راجہ کیرنی سنگھ، بستور سنگھ، سرندر سنگھ پسران کنور ہرچرن سنگھ کی ملکیت تھا۔قیام پاکستان سالم رقبہ برائے انتقال نمبر 330 تبدیل ملکیت بروئے چٹھی نمبری 392 مورخہ 17-08-1959 بحق سنٹرل گورنمنٹ منتقل ہوا۔خانہ کاشت میں قبل از قیام پاکستان مزارعان لگان چھ گنا کا اندراج بدستور قائم رہا۔اس سے 230 ایکڑ غیر مسلم مالکان کے تحت دخیلکاران زیر دفعہ 5-6 ایکٹ 1887 کا اندراج ہے۔اس اندراج کے تحت دخیلکاران ہیں۔متذکرہ بالا سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ میں سے 721 ایکڑ رقبہ مختلف الاٹیان کو رورل کلیم کے عوض الاٹ ہوا تھا۔الاٹیوں نے یہ رقبہ مختلف اشخاص کو بیع کر دیا۔جس پر ٹاؤن اور کالونیاں تعمیر ہو چکی ہیں۔اس کے بعد تحت حکم سپریم کورٹ آف پاکستان مورخہ 25-06-1997 الاٹمنٹ خارج ہو کر رقبہ مذکورہ بحق سنٹرل گورنمنٹ ضبط ہوا۔رقبہ تعدادی 625 ایکڑ اب ملکیتی سنٹرل گورنمنٹ ہے۔جو رقبہ بحق سپریم کورٹ خارج ہوا اس میں رقبہ تعدادی 150 ایکڑ کاشت زرعی ہے جو مختلف مزارعان کے قبضہ میں ہے جو لگان چھ گنا ادا کرتے ہیں۔

(ب) بمطابق رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور

سنٹرل گورنمنٹ کے رقبہ میں سے رقبہ تعدادی 152 ایکڑ بذریعہ پی ٹی ڈی مختلف اشخاص کو منتقل ہوا جس پر چھان بین کی جارہی ہے۔

(ج) بمطابق رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور

رقبہ ملکیتی سنٹرل گورنمنٹ پر لوگ قیام پاکستان سے پہلے کے قابض ہیں اور لگان چھ گنا ادا کرتے ہیں۔ان لوگوں کی مکمل فہرست تیار کر دی گئی ہے جو کہ کچی آبادی کی لسٹ میں شامل ہے۔

(د) بمطابق رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور

اس وقت سنٹرل گورنمنٹ مختلف محکمہ جات کے زیر تصرف ہے جس کی تفصیل ذیل ہے گوالہ کالونی 126 ایکڑ، محکمہ ملٹری 100 ایکڑ، محکمہ پاکستان رینجر 166 ایکڑ، نہر رجباہ 249 ایکڑ، پاکستان ریلوے 31 ایکڑ، محکمہ جنگلات 6 ایکڑ، جنید کالونی 119 ایکڑ، سول سروسز اکیڈمی 53 ایکڑ، ریونیو اکیڈمی 85 ایکڑ، جی سی یونیورسٹی 50 ایکڑ، ٹورزم محکمہ 25 ایکڑ کل رقبہ 1010 ایکڑ محکمہ جات کے زیر تصرف ہے۔

(ہ) بمطابق رپورٹ آمدہ ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) لاہور

حکومت اس اراضی کو علاقہ کی فلاح و بہبود کے لئے الاٹ کر رہی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 2 نومبر 2009)

فلڈ سے متاثرہ بہاول پور کے دیہات کی تفصیلات

*1668: **ملک جہاں زیب وارن**: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) دریائے ستلج میں فلڈ آنے کی وجہ سے بہاول پور کے کتنے دیہات اور مواضعات متاثر ہوئے انکے نام اور متاثرہ رقبہ کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) جن کسانوں / کاشتکاروں کی فصلیں اس سے متاثرہ ہوئی ہیں ان کے نام اور مواضعات کے نام بتائیں؟

(ج) حکومت نے ان متاثرہ لوگوں کی امداد اور بحالی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیل بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 4 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 11 اکتوبر 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) متاثرہ مواضعات کے نام و رقبہ (1) تحصیل احمد پور شرقیہ موضع رتہڑ نہڑ والی رقبہ 470 ایکڑ 3 کنال (11) تحصیل بہاول پور صدر، موضع شیر گرواں رقبہ 5 ایکڑ

(ب) ضلع بہاول پور میں صرف 2 تحصیلوں احمد پور شرقیہ رتہڑ نہڑ والی (98 افراد) اور بہاول پور موضع شیر گرواں (01 فرد) فلڈ کے متاثرین ہیں جن کی فہرست نام و رقبہ شامل کر دی گئی ہے۔

(ج) متاثرین کی امداد کے لئے ریلیف کیمپ بنائے تھے جہاں ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی تھی۔

لینڈ ایڈمنسٹریشن مینوئل کے مطابق کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں جہاں کسی قدرتی آفت کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں محکمہ مال و انہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔ آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1- زرعی انکم ٹیکس
2- آبیانہ
3- ترقیاتی محاصل
4- لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔لیکن ضلع بہاول پور میں فلڈ کی وجہ سے نقصان 50 سے کم تھا اس لئے یہ کارروائی عمل میں نہ لائی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب یکم نومبر 2008)

ڈی سی او آفس جھنگ میں غیر قانونی ترقیوں، اٹ گریڈیشن کا معاملہ

***1881: محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ خزانہ پنجاب نے اپنے ایک نوٹیفیکیشن نمبر ایف ڈی، پی سی-32-7/2007 مورخہ 10 ستمبر 2007 کے تحت صرف کلیریکل سٹاف اور سکیل 1 تا 14 تک کے سکیلوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈی سی او آفس جھنگ میں مذکورہ نوٹیفیکیشن کے تحت نان کلیریکل سٹاف مثلاً کیئر ٹیکر، اؤکانٹ اسسٹنٹ، سکیورٹی اسسٹنٹ کو بھی ترقیاں دی گئی ہیں جو کہ خلاف قانون ہے کیونکہ حکومت کے کسی اور ڈیپارٹمنٹ میں مذکورہ نوٹیفیکیشن کے تحت نان کلیریکل سٹاف کی ترقی یا اپ گریڈ نہیں کیا گیا؟

(ج) اگر جزو ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ مذکورہ نوٹیفیکیشن کے تحت ڈی سی او آفس جھنگ جو غیر قانونی ترقیاں یا اپ گریڈیشن کی گئی اس کو واپس لینے کو تیار ہے نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 26 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔نوٹیفیکیشن مذکورہ کے تحت کسی نان کلیریکل سٹاف کو ترقی نہ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے نوٹیفیکیشن مذکورہ کے مطابق ترقیاں نہ کی گئی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2009)

ڈی سی او آفس جھنگ میں ملازمین کی تعداد و دیگر تفصیل

***1882: محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈی سی او آفس جھنگ میں کل عملہ کی تعداد، سکیل کیا کیا ہیں سکیل 1 تا 16 اور انکی سینارٹی لسٹ 31 دسمبر 2006 تک کیا تھی لسٹ مہیا کی جائے نیز 30 جون 2008 تک کی سینارٹی لسٹ بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

(ب) ڈی سی او آفس جھنگ میں جو ترقیاں 2007 میں ہوئیں وہ کونسے رولز کے تحت ہوئی ہیں متعلقہ رولز کی کاپی مہیا کی جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ آفس میں جو ترقیاں ہوئی ہیں وہ ریکروٹمنٹ رولز 2005 کے تحت ہوئی ہیں مذکورہ رولز کی کاپی بھی ایوان میں پیش کی جائے؟

(تاریخ وصولی 26 ستمبر 2008 تاریخ ترسیل 6 نومبر 2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) عملہ ڈی سی او / ڈی او سی / ڈی او (ایچ آر ایم) اور ڈپٹی ڈی او سی کے آفسز کے بارے میں آرڈر نمبری SOW-II(S&GAD)1-30/2001 مورخہ 04-03-2006 کے تحت ڈی سی او آفس جھنگ میں سکیل نمبر ایک تا سکیل نمبر 20 کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی دی گئی ہے۔

نیز سنیارٹی لسٹ منسٹریل سٹاف سکیل نمبر ایک تا 16، سال 2006 (جھنڈی "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)، سال 2007 (جھنڈی "ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) اور 26-04-2008 (جھنڈی "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) ڈی سی آفس میں منسٹریل سٹاف کی ترقیاں گورنمنٹ آف پنجاب S&GAD ڈیپارٹمنٹ کے آرڈر نمبری SOW-II(S&GAD)1-30/2001 مورخہ 04-03-06، SOR-III-2-46/99 مورخہ 26-05-2003 اور نوٹیفیکیشن نمبری 140-2002/696-E(M)IV مورخہ 15-04-2002 مجریہ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور ڈسٹرکٹ پروموشن کمیٹی کی سفارش پہ کی گئی ہیں۔ (نقل آرڈر و نوٹفیکیشن (جھنڈی "د") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ وضاحت پیرا (ب) میں کر دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 مارچ 2009)

لاہور میں تعینات تحصیلداروں / نائب تحصیلداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*1989: جناب محمد نوید انجم: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں اس وقت کتنے تحصیل دار اور نائب تحصیلدار کام کر رہے ہیں ان کے نام، ولدیت، پتہ جات، ڈومی سائل، عہدہ، گریڈ اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل بیان کریں؟

(ب) لاہور میں تحصیل دار اور نائب تحصیلدار کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں؟

(ج) ان اسامیوں پر تعینات کتنے اور کون کون ملازمین تین سال سے زائد عرصہ سے لاہور میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(د) کن کن ملازمین کے خلاف کس کس بنا پر محکمانہ انکوائریاں چل رہی ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 اکتوبر 2008 تاریخ ترسیل یکم دسمبر 2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) لاہور میں اس وقت پانچ تحصیلدار اور بیس نائب تحصیلدار کام کر رہے ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں تحصیلدار کی 6 اسامیاں ہیں۔ جن میں سے دو ریونیو، 2 بندوبست اور 2 اشتمال کی ہیں جب کہ نائب تحصیلدار کی 31 اسامیاں ہیں۔ 18 اسامیاں محال اور 13 عارضی بندوبست کی ہیں۔

(ج) تحصیلداروں کی اسامیوں پر کل 5 تحصیلدار کام کر رہے ہیں جب کہ اشتمال (نیاز بیگ) کی ایک اسامی خالی ہے اور ان تحصیلداروں میں سے کوئی بھی عرصہ تین سال سے کام نہ کر رہا ہے۔ جب کہ نائب تحصیلداروں میں ای ڈی او آر، لاہور کی رپورٹ کے مطابق تمام نائب تحصیلداران تین سال سے زائد عرصہ سے لاہور میں تعینات ہیں اور موجودہ سرکل تعیناتی کسی کی بھی تین سال سے زیادہ نہ ہے۔

(د) مجاہد ضیا تحصیلدار لاہور کینٹ کے خلاف رشوت ستانی کے الزام میں محکمانہ انکوائری چل رہی ہے۔

اسماعیل شاہد نائب تحصیلدار کے خلاف (Inefficiency) کی انکوائری زیر سماعت ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 27 جنوری 2009)

یونین کونسل کلیر ممند ضلع اوکاڑہ میں تعینات پٹواری سے متعلقہ تفصیلات

*2081: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل کلیر ممند اور اس سے ملحقہ موضع جات عمر سکھا لادھوکا و اٹاری ضلع اوکاڑہ میں تعینات پٹواری کب بھرتی ہوا اور کہاں کہاں تعینات رہا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ پٹواری غیر قانونی کاموں میں سرگرم ہے اور زمین مالکان کی زمینوں کی فروخت اپنے طور پر کر رہا ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ پٹواری کے خلاف قانونی کارروائی کرنے اور اسکی جائیدادوں کی انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی یکم نومبر 2008 تاریخ ترسیل 2 دسمبر 2008)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) منشی اختر حسین پٹواری حلقہ کلیر ممند مورخہ 19-06-1995 کو بھرتی ہوا اور 01-01-2000 کو حلقہ کلیر ممند اور عمر سکھا لادھوکا میں تعینات ہوا اور تاحال اسی سرکل میں تعینات ہے جب کہ پٹوار سرکل ولا شیخو کا باقر کے مہار، ایڈیشنل شامند، لالو گودڑ، حاجی چاند میں بھی تعینات رہا ہے۔ مزید براں پٹوار سرکل موضع اٹاری میں منشی اختر حسین تعینات نہ رہا ہے بلکہ منشی ذوالفقار علی پٹواری ستمبر 2002 سے بھرتی ہو کر اسی سرکل میں تاحال تعینات ہے۔

(ب) دفتر ڈی او (آر) دیپالپور میں پٹواری حلقہ کلیر ممند کے خلاف غیر قانونی سرگرمی زمینوں کی فروخت کے بارے میں کوئی شکایت سردست موصول نہ ہوئی ہے۔ اس بابت کوئی شکایت کسی شخص کی طرف سے موصول ہوئی تو منشی اختر حسین پٹواری کے خلاف ضابطہ کے مطابق تحقیقات کر کے کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) دفتر ڈی او (آر) اوکاڑہ نے اپنے طور پر منشی اختر حسین کی جائیداد کے بارے میں تحقیقات کی ہیں اور بیان کیا ہے کہ منشی اختر حسین پٹواری و وارثان بازگشت بردار حقیقی محمد ارشد، ارشاد بی بی (ہمشیرہ) اشراں بی بی بیوہ سعید محمد (والدہ) ہیں کو درج ذیل جائیداد وراثت میں ملی ہے:-

مسماۃ اشراں بی بی موضع ڈھول رکنا	32 کنال
موضع رحمان	8 کنال
موضع اٹاری	4 کنال
ارشاد بی بی موضع ڈھول رکنا	20 کنال
موضع دوناتاجا	32 کنال
موضع اٹاری	4 کنال
محمد ارشد موضع ڈھول رکنا	40 کنال
موضع گٹی بھڑوالا	41 کنال 15 مرلے
موضع دوناتاجا	51 کنال 15 مرلے
موضع اٹاری	8 کنال

منشی محمد اختر حسین ڈھول رکنا 40کنال

موضع گٹی بھڑوالا 41کنال15مرلے

موضع دوناتاجا 51کنال15مرلے

موضع اٹاری 8کنال15مرلے

مزید برآں جملہ وارثان بازگشت کوایک مکان برقبہ 5مرلے واقع منڈی احمد آباد ٹرانسفر ہوا ہے۔جملہ ریکارڈ کی روشنی میں اختر حسین پٹواری کا عمل بابت رکھنے جائیداد قابل مواخذہ نہ ہے۔کیونکہ اسے ملنے والی جائیداد بذریعہ وراثت منتقل ہوئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب10فروری2009)

محکمہ مال ضلع ساہیوال میں بھرتی کی تفصیلات

***2186: محترمہ طلعت یعقوب:** کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)یکم جنوری2006تا31دسمبر2007ضلع ساہیوال محکمہ مال میں کل کتنے افراد بھرتی کئے گئے،ان کے نام،سکیل اور عہدہ بیان فرمائیں؟

(ب)کیامذکورہ افراد کو مجاز اتھارٹی نے بھرتی کیا،اگر ہاں تواس کا نام اگر نہیں تواس کی کیاوجوہات ہیں؟

(تاریخ وصولی14نومبر2008 تاریخ ترسیل یکم جنوری2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)یکم جنوری2006تا31دسمبر2007تک محکمہ مال میں درج ذیل بھرتی کی ہیں:-

عہدہ	تعداد
پٹواری	6
ڈرائیور	7
نائب قاصد	15
سینٹری ورکرز	2
مالی	2
ڈاک رنر	2
چوکیدار	2
کل میزان	36

تفصیل نام،ملازمین،سکیل وعہدہ کی جھنڈی(الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)مذکورہ افراد کو محکمانہ ریکروٹمنٹ / سلیکشن کمیٹی کی سفارشات پر مجاز اتھارٹی نے بھرتی کیا ہے۔مجاز اتھارٹی کا نام،عہدہ جھنڈی

(ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب31جنوری2009)

لاہور۔رجسٹری فیس کی مد میں آمدنی کی تفصیلات

***2187: محترمہ طلعت یعقوب:** کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

مالی سال2004تا2007 ضلع لاہور میں رجسٹری فیس کی مد میں حکومت کو کتنی آمدنی ہوئی ہر مالی سال کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل بیان کی جائے؟

(تاریخ وصولی14نومبر2008 تاریخ ترسیل یکم جنوری2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

رجسٹری فیس2004تا2007 کل آمدن 2247584538ارب روپے ہے۔

ضلع لاہور میں رجسٹری فیس کی مد میں سالانہ آمدنی کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

مالی سال	آمدنی
2004-2005	813882049کروڑ
2005-2006	838846340کروڑ
2006-2007	594856149کروڑ
کل آمدن	2247584538ارب

(تاریخ وصولی جواب24جنوری2009)

گجرات پی پی113میں تعینات پٹواریوں کے کرپشن کیسز کی تفصیلات

*2243: میاں طارق محمود: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف)حلقہ پی پی113گجرات میں کتنے پٹواری ایسے ہیں جن کے خلاف محکمہ کو رشوت وصول کرنے کی درخواستیں یکم نومبر2008تک وصول ہوئی ہیں؟

(ب)کتنے پٹواریوں کے خلاف باقاعدہ درخواستوں پر انکوائریاں ہوئیں یا چل رہی ہیں؟

(ج)کتنی انکوائریاں مکمل کرنے سے قبل سیاسی دباؤ کے تحت فائل کر دی گئی ہیں،اس کی وجوہات کیا ہیں اور یہ کن کے احکامات کے تحت فائل کی گئی ہیں؟

(د)کیا حکومت جن پٹواریوں کے خلاف رشوت کی انکوائریاں ہو رہی ہیں ان کو پی پی113سے ٹرانسفر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی25نومبر2008 تاریخ ترسیل30دسمبر2008)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)حلقہ پی پی113گجرات میں دو پٹواریوں کے خلاف رشوت وصولی کی درخواستیں وصول ہوئی ہیں تفصیل درج ذیل ہے:۔

(i) یکم نومبر2008تک دفتر ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو)گجرات میں دو درخواستیں برخلاف ذوالفقار علی پٹواری حلقہ ڈنگہ منجانب فتح جنگ وڑائچ ولد چودھری ہدایت اللہ اور محمد حسین ولد رحمت خاں ساکناں ڈنگہ موصول ہوئی ہیں جو بروئے دفتر ہذا میں مراسلہ نمبری 1159/HC(R) مورخہ14-10-2008کو

ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) / مجاز اتھارٹی کھاریاں ارسال کی جاچکی ہیں جس کے سلسلہ میں یاددہانی بھی برائے مراسلہ نمبری HC(R)/10 مورخہ 2009-01-02 کو جاری کی جاچکی ہے۔

(ii) مزید براں اسسٹنٹ ڈائریکٹر انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ گوجرانوالہ رینج نے شکایت برخلاف محمد عنصر پٹواری سرکل ڈھنڈالہ موصول ہوئی تھی جو بھی بروئے مراسلہ نمبری HC (R)/1431 مورخہ 2009-07-21 کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں کو ارسال کی جاچکی ہے لہذا متذکرہ بالا انکوائری ہائے زیرالتوائ ہیں۔

(ب) وقتاً فوقتاً متفرق درخواست ہائے مختلف دفاتر میں موصول ہو کر انکوائریاں ہوتی رہتی ہیں تاہم پی پی 113 میں پٹواری حلقہ جات میں متعینہ پٹواریوں میں سے صرف دو پٹواریاں متذکرہ بالا کے خلاف انکوائری ہائے دفتر ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر (ریونیو) کھاریاں میں زیرالتوائ ہیں۔

(ج) کوئی بھی انکوائری مکمل ہونے سے قبل سیاسی دباؤ کے تحت فائل نہ کی گئی ہے۔

(د) جونہی انکوائری کے بعد الزام ثابت ہوتا ہے، انضباطی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ انکوائری مکمل ہونے سے قبل کسی قسم کی کارروائی مناسب نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 31 جنوری 2009)

چنیوٹ -محلہ عالی پہاڑی کی غربی جانب واقع اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*2300: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل چنیوٹ کے محلہ عالی کے قریب پہاڑی کی غربی جانب سڑک سے ملحقہ اراضی کس محکمہ کی ہے، تاحال اس اراضی پر کون قابض ہے؟

(ب) مذکورہ اراضی پر جو قابض ہے کس حیثیت سے قابض ہے، موجودہ قابض نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے یا کسی محکمہ یا شخص نے فروخت کیا ہے؟

(ج) مذکورہ اراضی موجودہ قابض کو کس محکمہ نے فروخت کی ہے تو کس قیمت پر اور حاصل ہونے والی رقم کس محکمہ کے اکاؤنٹ میں جمع کروائی گئی ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ محلہ عالی کے قریبی پہاڑی سے عیدگاہ اور معظم شاہ تک سرکاری اراضی موجود ہے تو کتنی ہے اور اس زمین پر کچھ لوگوں نے قبضہ کیا ہوا ہے، تو ان افراد کے نام کیا ہیں اور کس حیثیت سے قابض ہیں؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) محلہ عالی پہاڑی کے غربی جانب اراضی کسی محکمہ کی نہ ہے۔ بلکہ بمطابق رجسٹر حقداران زمین سال 2003 کھیوٹ نمبر 3539 کھتونی نمبر 6510 نمبر خسرہ 2918 برقبہ 12 کنال 15 مرلہ ملکیتی شاملات دیہہ و بخانہ کاشت کشور بیگم وغیرہ قوم قریشی انصاری حصہ داران شاملات و مشتریان قابض ہیں۔ کھیوٹ مذکور کھتونی نمبر 6536 تا 6539 برقبہ 32 کنال صفر مرلہ ملکیتی شاملات دیہہ و خانہ کاشت میں اسرار حسین وغیرہ قوم بلوچ حصہ داران شاملات و مشتریان قابض ہیں۔

(ب) مذکورہ اراضی پر بحیثیت حصہ داران و مشتریان بخانہ کاشت قابض ہیں جو کہ کسی محکمہ کی نہ ہے۔البتہ حصہ داران شاملات بخانہ کاشت نے فروخت کیا ہے۔

(ج) کسی محکمہ نے فروخت نہ کیا ہے بلکہ اراضی مذکورہ ملکیتی شاملات دیہہ ہے جو حصہ داران شاملات دیہہ نے اپنے حصص کے مطابق فروخت کی ہے۔

(د) غلط ہے۔محلہ عالی کے قریبی پہاڑی سے عید گاہ روڈ اور معظم شاہ روڈ تک کوئی سرکاری اراضی نہ ہے بلکہ شاملات دیہہ ملکیتی مالکان ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اپریل 2009)

بے زمین کاشتکاروں میں سرکاری زمین کی تقسیم میں آفیسرز کا اختیارات سے تجاوز

*2302: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے بے زمین کاشتکاروں میں سرکاری زمین تقسیم کرنے کی سکیم وزیر اعلیٰ سکیم کے نام سے متعارف کرائی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کے تحت خالصتاً سرکاری اراضی جو کہ ہر قسم کے بار سے پاک ہو زیر قبضہ اور زیر کاشت نہ ہو کاشتکاروں میں تقسیم کرنا تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم سے ضلعی بیوروکریٹس نے خوب فائدہ اٹھاتے ہوئے بے زمین کاشتکاروں سے لاکھوں روپے رشوت لیکر وہ زمینیں بھی وزیر اعلیٰ سکیم میں شامل کر دیں جو زیر قبضہ، زیر کاشت اور زیر بار تھیں؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ پنجاب میں ایسے کتنے کیس محکمہ مال / کالونی کے زیر سماعت ہیں نیز جن افسروں نے ایسا کیا ہے کیا حکومت ان کے خلاف سخت تادیبی کارروائی کرنے کو تیار ہے اور ایسی زمین جو زیر بار، زیر قبضہ اور زیر کاشت تھیں، وزیر اعلیٰ سکیم سے نکالنے کو تیار ہے، تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 16 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ سابقہ حکومت نے 2003 میں بے زمین کاشتکاروں کے لئے وزیر اعلیٰ کے نام سے سکیم متعارف کروائی تھی۔

(ب) درست ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔وزیر اعلیٰ سکیم میں صرف وہی زمین شامل کی گئی تھیں جو ہر قسم کے بار کفالت سے پاک تھیں۔مزید برآں بمطابق پالیسی بے قاعدگیاں کے بارے میں ڈسٹرکٹ سپروائزری کمیٹی میں شکایت کی جا سکتی ہے۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے تاہم جونہی کسی ضلع سے اس قسم کی شکایت موصول ہوئی تو قانون کے مطابق تادیبی کارروائی کی جائے گی اور متنازعہ رقبہ کو سکیم سے خارج کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 24 فروری 2009)

بارڈر ایریا کمیٹی سے حصول نقول ریکارڈ کا مسئلہ

*2306: ڈاکٹر سامیہ امجد: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ انڈین گورنمنٹ نے صوبہ پنجاب سے متعلقہ اراضی کا تمام ریکارڈ حکومت پنجاب کے محکمہ مال کے حوالے کیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ بعدازاں ایک مرتبہ پھر 1908 سے 1960 تک بارڈر ایریا کے 273 گاؤں کے رقبہ کا مکمل ریکارڈ پنجاب حکومت کے محکمہ مال کی بارڈر ایریا کمیٹی فرید کوٹ ہاؤس لاہور کے پاس آیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ قیام پاکستان کے وقت ہجرت کرنے والوں کے حوالے سے بہت سے کیس عدالتوں میں زیر سماعت ہیں یا عدالتوں سے رجوع کرنے کے خواہش مند ہیں۔ان کو متعلقہ ریکارڈ حاصل کرنے میں بہت سی مشکلات کا سامنا ہے، بلکہ ریکارڈ ملنا ناممکن ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو بارڈر ایریا کمیٹی سے متعلقہ ریکارڈ کی نقول حاصل کرنے کا کیا طریقہ کار ہے اور حکومتی پالیسی کیا ہے، کیا حکومت کوئی ایسے اقدامات اٹھانے کو تیار ہے کہ غریب کاشتکاروں کو بارڈر ایریا کمیٹی سے متعلق ریکارڈ کی نقول جلد اور آسانی سے دستیاب ہو سکیں؟

(تاریخ وصولی 27 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ انڈین گورنمنٹ نے صوبہ پنجاب سے متعلقہ اراضی کا تمام ریکارڈ نقل کر کے حکومت پاکستان کے حوالہ کیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ایک مرتبہ پھر 1908 سے 1960 تک بارڈر ایریا کے 273 گاؤں کے رقبہ کا مکمل ریکارڈ پنجاب حکومت کے محکمہ مال کی بارڈر ایریا کمیٹی فرید کوٹ ہاؤس کے پاس آیا ہے بلکہ تمام ریکارڈ 1947 میں ہی حکومت پاکستان کے سپرد کر دیا گیا تھا اور حکومت پاکستان نے اپنا ریکارڈ انڈین حکومت کے حوالہ کیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے قوانین بحالیات 1974 میں ختم کر دیئے گئے۔ریکارڈ کی نقول فراہم کرنے کی بجائے عدالتوں میں ریکارڈ پیش کیا جاتا ہے یا بذریعہ اہل کمیشن عدالت رپورٹ تیار کرواتی ہے۔

(د) بارڈر ایریا کمیٹی سے متعلقہ ریکارڈ کی نقول کا پی ایجنسی مینول کے مطابق دی جاتی ہے اور یہی حکومتی پالیسی ہے۔غریب کاشتکار یا سائل کو اسی پالیسی کے مطابق نقول فراہم کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 ستمبر 2009)

محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن

*2313: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت پنجاب محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا اس پر کوئی تجویز یا پی سی I وغیرہ تیار ہوا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک اور اگر نہیں تو اس میں کیا رکاوٹ ہے؟

(تاریخ وصولی 28 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی ہاں محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کیا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں اس کے لئے پی سی I تیار ہو چکا ہے۔

(ج) محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا کام سال 2012 کے آغاز تک مکمل ہونے کا منصوبہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 جنوری 2009)

گوجرانوالہ۔لوئر چناب کینال کے پل کی اپروچ روڈ کے لئے اراضی کی ایکوزیشن سے متعلقہ تفصیلات

*2318: ڈاکٹر اسد اشرف: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ علی پور قادر آباد روڈ پر لوئر چناب کینال کے نو تعمیر شدہ پل کی اپروچ روڈ کیلئے زمین ایکوائر کی گئی ہے؟

1۔ اس زمین کی ایکوزیشن کی قیمت کتنی تھی؟

2۔ کیا یہ زمین واقعی پرائیویٹ ملکیت تھی؟

3۔ کیا یہ بھی درست ہے کہ 2001 میں نشاندہی کیلئے مقرر کردہ عدالتی اہل کمیشن کی رپورٹ کے مطابق یہ زمین پہلے سے ہی سرکاری تھی؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 5 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی ہاں پنجاب ہائی وے ڈیپارٹمنٹ نے دوران سال 2006 رقبہ تعدادی 2 کنال 10 مرلے خسرہ نمبران 189۔190 واقع کوٹ ریار تحصیل وزیر آباد برائے تعمیر نو تعمیر شدہ پل اپر لوئر چناب کینال علی پور قادر آباد روڈ ایکوائر کیا۔

(ب) اس زمین کی قیمت ضلعی تشخیص قیمت کمیٹی (DPAC) نے تیس ہزار (-/30000) فی مرلہ تشخیص بمع 15% جبری ایکوزیشن چارجز کی۔ نتیجاً کل قیمت زمین 1725000 روپے بنی۔

(ج) بمطابق رپورٹ ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر وزیر آباد روزنامچہ واقعاتی و ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر وزیر آباد کے دفتر میں کوئی اہل کمیشن کی بابت رپورٹ نہ ہے۔ ریونیو ریکارڈ کے مطابق یہ سرکاری زمین نہ تھی بلکہ پرائیویٹ مالکان کی ملکیت تھی۔

(تاریخ وصولی جواب 12 فروری 2009)

مزنگ لاہور۔بغیر نیلام عام سرکاری اراضی کی الاٹمنٹ

*2319: رانا محمد افضل خاں: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محلہ مزنگ ضلع لاہور میں رقبہ 5 کنال 179 سکوائر فٹ خسرہ نمبر 3368/3367 بغیر عوام کی اطلاع یا مقابلہ قیمت کروائے الحاج محمد شفیع ولد حاجی رحمت اللہ کو دے دی گئی؟

(ب) یہ اراضی کس مقصد کے لئے کس قانون کے تحت دی گئی؟

(ج) کیا اس طریقہ سے حکومت کی ملکیتی اراضی الاٹ کر دینے پر پابندی نہیں لگی ہوئی اور کوئی بھی سرکاری رقبہ بولی لگائے بغیر کسی شہری کو نہیں دیا جا سکتا؟

(تاریخ وصولی 29 نومبر 2008 تاریخ ترسیل 12 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) صوبائی کابینہ پنجاب کے اجلاس مورخہ 30-09-2003 میں سرکاری زمین پر ناجائز قابضین کے بارے میں فیصلہ ہوا

کہ شہری علاقہ میں دو کنال تک اور دیہائی علاقہ میں چار کنال تک رہائشی مقصد کے لیے ناجائز قابضین کو مارکیٹ شرح بمعہ دس فیصد سرچارج پر مالکانہ حقوق دے دیئے جائیں، بشرطیکہ انکا اس جگہ پر دس سال کا قبضہ ہوا اور تعمیر وغیرہ کی ہو صوبائی کابینہ کا یہ فیصلہ بورڈ آف ریونیو نے مورخہ 2003-11-10 کو ایک پالیسی کی شکل میں پورے پنجاب کو جاری کیا۔ اسی پالیسی کے تحت محلہ مزنگ ضلع لاہور محمد شفیع ولد رحمت اللہ کو صرف پانچ مرلہ اور 179 اسکوئر فٹ رہائشی مقصد کے لئے بمطابق پالیسی فروخت کر دی گئی ہے۔

(ب)۔ایضاً۔

(ج) صوبائی کابینہ کے فیصلہ مورخہ 2003-09-30 اور بورڈ آف ریونیو پنجاب کی جاری کردہ پالیسی مورخہ 10 نومبر 2003 منسلکہ الف کے تحت ناجائز قابضین کو حکومت کی ملکیتی اراضی بیچنے پر پابندی عائد نہ ہے اس پالیسی کے بغیر کوئی بھی سرکاری رقبہ کسی بھی شہری کو نہیں دیا جا سکتا۔

(تاریخ وصولی جواب 29 جنوری 2009)

فیصل آباد۔ تحصیلداروں / نائب تحصیلداروں کی منظور شدہ / خالی اسامیوں کی تعداد و تفصیل

*2417: جناب جوئیل عامر سہوترا: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی کل تعداد کتنی ہے، ان کے نام اور عرصہ تعیناتی کی مکمل تفصیل بیان کی جائیں؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں تحصیلداروں اور نائب تحصیلداروں کی کتنی اسامیاں تاحال خالی ہیں؟

(تاریخ وصولی 5 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع فیصل آباد میں تحصیلداروں کی کل تعداد چھ ہے ان کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	نام	جگہ تعیناتی	عرصہ تعیناتی
1	رانا سجاد	تحصیلدار صدر	11-6-2008
2	محمد یحییٰ	تحصیلدار چک جھمرہ	26-5-2008
3	ملک محمد افضل	تحصیلدار جڑانوالہ	10-3-2008
4	رانا محمد اعجاز	تحصیلدار سمندری	10-6-2008
5	راشد قریشی	تحصیلدار تاندلیانوالہ	19-5-2008
6	خالی	سٹی	

ضلع فیصل آباد میں نائب تحصیلداروں کی کل تعداد 19 ہیں ان کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام	جگہ تعیناتی	عرصہ تعیناتی
1	گلریز افضل گوندل	۔ایضا۔	31-1-2004
2	سید رومی حسن شاہ	۔ایضا۔	25-6-2007
3	افتخار احمد گل	۔ایضا۔	4-9-2000
4	نعیم اقبال	۔ایضا۔	23-12-2002
5	نعیم جانثار	۔ایضا۔	14-9-2000
6	عرفان جوزف	۔ایضا۔	14-4-2004

7	غلام احمد	ایضا-	4-11-2006
8	ملک ریاض حسین	ایضا-	22-9-2008
9	عبدالحفیظ جوہر	ایضا-	14-4-2004
10	محمود اختر حسین	ایضا-	6-7-2001
11	محمد اشرف بسرا	ایضا-	16-11-2001
12	طارق محمود گل	ایضا-	23-9-2008
13	عبدالرحمن خالد	ایضا-	19-11-2003
14	رائے سجاد حسین	ایضا-	22-11-2008
15	میاں فہیم اشرف	ایضا-	18-8-2008
16	عزیزالرحمن جیلانی	ایضا-	26-8-2008
17	سید ضمیر حیدر شاہ	ایضا-	19-2-2000
18	ثاقب علی خان	ایضا-	24-1-2009
19	سید حسن رضا شاہ	ایضا-	13-11-2001

(ب) ضلع فیصل آباد میں تحصیلدار کی 1 اسامی اور نائب تحصیلدار کی 9 اسامیاں تاحال خالی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2009)

لاہور امریکن سکول کو ہربنس پورہ میں زمین دینے کا مسئلہ

*2427: چودھری محمد اسد اللہ : کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہربنس پورہ تحصیل کینٹ ضلع لاہور میں امریکن سکول کو زمین دی جارہی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کتنی اراضی کس ریٹ پر دی جارہی ہے نیز امریکن سکول کے مالک کا نام مع پتہ کی تفصیل بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 17 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 22 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ ہربنس پورہ تحصیل کینٹ ضلع لاہور میں امریکن سکول کو زمین دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب گورنمنٹ نے 18 فروری 2006 میں 15 کنال اراضی موضع ہربنس پورہ تحصیل کینٹ لاہور میں امریکن سکول کو کل قیمت 2 کروڑ چھیاسی لاکھ (-/28600000) پر دی گئی۔

(ii) 24 جولائی 2006 میں 13 کنال اراضی اسی موضع میں چھ لاکھ (-/Rs-600000) فی کنال بغیر دس فیصد سرچارج دی گئی۔

(iii) 11 مئی 2007 میں 56 کنال اراضی اسی موضع میں چھ لاکھ (-/Rs-600000) فی کنال بغیر دس فیصد سرچارج دی گئی۔

محمد علی نقوی، وائس صدر (Aiss)، مسز انصار بتول سینئر ڈائریکٹر امریکن انٹرنیشنل سکول سسٹم، E-158 غزنی لائن نیو سپر ٹاؤن ڈیفنس لاہور۔

18 فروری s	15 کنال

24جولائی	13کنال
11مئی	56کنال
ٹوٹل	84کنال

(تاریخ وصولی جواب29جنوری2009)

محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن سے متعلقہ تفصیلات

***2428:چودھری محمد اسداللہ** : کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈکیاجارہاہے؟

(ب)اگر جواب اثبات میں ہے تواب تک کن کن اضلاع کاریکارڈ کمپیوٹرائزڈکیاگیاہے؟

(ج)جن اضلاع کاریکارڈ کمپیوٹرائزڈکیاجارہاہےان کے نام اورکب سے شروع کیاگیاہےاورکب تک مکمل کمپیوٹرائزڈکردیاجائے گا؟

(تاریخ وصولی20دسمبر2008 تاریخ ترسیل22جنوری2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف)جی ہاں محکمہ مال کاریکارڈ کمپیوٹرائزکرنے کامنصوبہ زیرعمل ہے۔

(ب)رحیم یارخان اورگجرات میں کمپیوٹرائزیشن کاکام تجرباتی بنیادوں پرشروع کیاگیاتھا،تاحال کسی بھی ضلع کاریکارڈ مکمل طورپر کمپیوٹرائزڈنہیں ہوا۔

(ج)اس وقت کسی بھی ضلع کاریکارڈ کمپیوٹرائزڈنہیں کیاجارہاہے۔سافٹ ویئرکی تیاری کے عمل کی تکمیل کے بعدیہ عمل تمام اضلاع میں شروع کیاجائے گا۔حکومت پنجاب کمپیوٹرائزیشن کاکام سال2012کے آغازتک مکمل کرنے کامنصوبہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب9مارچ2009)

بہاول پورمیں عرصہ تین سال سے زائد تعینات عملہ کی تعداد ودیگر تفصیلات

***2441:جناب ذوالفقار علی**: کیاوزیرمال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)بہاول پورتحصیل میں تحصیل دار،نائب تحصیل دار،قانونگواورپٹواری کی اسامیاں کتنی ہیں؟

(ب)ان اسامیوں پرکتنے افرادکام کررہے ہیں اورکتنی اورکون کون سی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج)کتنے ملازمین عرصہ تین سال سے زائداسی تحصیل میں تعینات ہیں،ان کے نام،عہدہ اورعرصہ تعیناتی کی تفصیل بتائیں؟

(د)کیاحکومت عرصہ تین سال سے زائدایک ہی جگہ پرکام کرنے والے ملازمین کوٹرانسفرکرنے کاارادہ رکھتی ہے،اگرنہیں تواس کی وجوہات کیاہیں؟

(تاریخ وصولی20دسمبر2008 تاریخ ترسیل19جنوری2009)

جواب

وزیرمال وکالونیز

(الف) بہاولپور شہر دو تحصیل بہاولپور سٹی اور صدر پر مشتمل ہے۔ تحصیل دار، نائب تحصیل دار، قانونگو اور پٹواری کی اسامیاں درج ذیل ہیں۔

بہاولپور (سٹی)

اسامیاں

1۔ تحصیل دار	01
2۔ نائب تحصیل دار	03
3۔ قانونگو	05
4۔ پٹواری	22

بہالپور صدر

1۔ تحصیل دار	01
2۔ نائب تحصیل	03
3۔ قانونگو	08
4۔ پٹواری	42

(ب)

تحصیل بہاولپور (سٹی)	موجودہ	خالی
1۔ تحصیل دار	01	---
2۔ نائب تحصیل دار	01	02
3۔ قانونگو	03	02
4۔ پٹواری	15	07

تحصیل بہاولپور (صدر)	موجودہ	خالی
1۔ تحصیل دار	01	---
2۔ نائب تحصیلدار	03	---
3۔ قانونگو	07	01
4۔ پٹواری	35	07

(ج) جو ملازمین عرصہ تین سال سے ایک جگہ پر تعینات ہیں ان کے نام درج ذیل ہیں۔

تحصیل بہاولپور (سٹی)

نمبر شمار نام

1۔ مہر محمد رفیق پٹواری حلقہ ماڑی قاسم شاہ

2۔ محمد اسلم پٹواری حلقہ شوق ربیع

3۔ محمد اقبال پٹواری حلقہ منگوانی

تحصیل بہاولپور (صدر)

نمبر شمار	نام
1	جاوید نواز شاری نائب صدر تحصیلدار
2	ارشد علی گل گرداور
3	خلیل احمد بھٹہ گرداور
4	ملک رفیق احمد گرداور
5	محمد ناصر پٹواری
6	محمد حنیف پٹواری
7	اصغر علی پٹواری چک نمبر 23/BC
8	محمد اصغر علی پٹواری چک نمبر 4/BC

(د) Posting/Transfer پر حکومت نے پابندی/Ban لگایا ہوا ہے۔ Ban کے ختم ہوتے ہی ان ملازمین کو بمطابق پالیسی ٹرانسفر کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 10 فروری 2009)

ضلع سرگودھا۔ سرکاری زمین کی الاٹمنٹس کی تفصیلات

*2446: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں 07-2006 میں کتنی سرکاری زمین لوگوں کو الاٹ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ضلع سرگودھا میں کتنے لوگوں کو متذکرہ سال میں زرعی زمین برائے کاشت الاٹ کی گئی؟

(ج) ضلع سرگودھا میں حکومت بے گھر افراد کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) کیا حکومت بے گھر افراد کو سرکاری زمین الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) ضلع سرگودھا میں دوران سال 07-2006 کوئی سرکاری زمین کسی کو الاٹ نہ کی گئی ہے۔

(ب)۔ ایضاً۔

(ج) ابھی تک حکومت نے کوئی سکیم جاری نہ کی ہے۔

(د) ایضا

(تاریخ وصولی جواب 23 اپریل 2009)

ضلع مظفر گڑھ۔ سیلاب سے متاثرہ لوگوں کو ریلیف دینے کا مسئلہ

*2447: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع مظفر گڑھ میں سال 07-2006 میں کن کن علاقوں کو سیلاب زدہ قرار دیا گیا تھا؟

(ب) متذکرہ ضلع میں متاثرہ لوگوں کو حکومت کی طرف سے کیا کیا مراعات دی گئیں؟

(ج) متذکرہ ضلع میں سیلاب سے کل کتنا رقبہ متاثر ہوا تھا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سال 07-2006 میں حکومت نے اس متاثرہ علاقے کو ٹیکس فری زون قرار دے دیا تھا؟

(و) حکومت نے سال 07-2006 میں متاثرہ لوگوں کو ریلیف دینے کے لئے کل کتنی رقم خرچ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(تاریخ وصولی 20 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 29 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف)(i) ضلع مظفر گڑھ میں سال 07-2006 میں کوئی بھی علاقہ سیلاب سے متاثر نہ ہوا اس لئے کسی بھی علاقہ کو سیلاب زدہ قرار نہیں دیا گیا تاہم لینڈ ایڈمنسٹریشن مینول کے مطابق اگر کسی موضع / ریونیو اسٹیٹ میں کسی قدرتی آفت (مثلاً سیلاب، قحط، ٹڈی دل، ژالہ باری، آگ، وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی بیماری یا ایسی کوی آفت مثلاً زلزلہ وغیرہ جو کہ صوبہ کے وسیع حصہ کو نقصان پہنچائے) کی وجہ سے فصلوں کو 50 فیصد یا اس سے زیادہ نقصان ہو جائے تو پنجاب نیشنل کلیمیٹیز (پریوینشن اینڈ ریلیف) ایکٹ 1958 کے تحت اسے آفت زدہ قرار دیا جاتا ہے۔اس سلسلہ میں محکمہ مال وانہار کے افسران کینال اینڈ ڈرینج ایکٹ 1873 کے تحت مشترکہ طور پر سروے کرتے ہیں۔آفت زدہ علاقہ قرار دینے پر مندرجہ ذیل سرکاری واجبات معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

1۔زرعی انکم ٹیکس

2۔آبیانہ

3۔ترقیاتی محاصل

4۔لوکل ریٹ

مزید برآں بینکوں کے سربراہان سے درخواست کی جاتی ہے کہ آفت زدہ قرار دیئے گئے علاقوں میں زرعی قرضہ جات کی وصولی مؤخر کر دی جائے اور اگلی فصل کی بوائی کے لئے کسانوں کو مزید قرضہ جات فراہم کئے جائیں۔

(ii) چونکہ ضلع مظفر گڑھ میں سال 07-2006 میں کوئی علاقہ سیلاب سے متاثر نہ ہوا اس لئے کسی علاقہ کو سیلاب کی وجہ سے آفت زدہ قرار نہ دیا گیا۔

(ب) ضلع مظفر گڑھ میں سال 07-2006 میں سیلاب سے لوگ متاثر نہ ہوئے تاہم زیادہ بارش ہونے کی وجہ سے ایک سکول کی دیوار گرنے سے 4 بچیاں ہلاک ہوئیں۔جن کے لواحقین کو ایک لاکھ فی کس کے حساب سے امداد دینے کے لئے چار لاکھ روپے ڈی سی او مظفر گڑھ کو فراہم کئے گئے۔

(ج) ضلع مظفر گڑھ میں کوئی علاقہ سیلاب سے متاثر نہ ہوا۔

(د) صوبائی حکومت کی طرف سے سال 07-2006 میں ضلع مظفر گڑھ میں کسی علاقہ کو ٹیکس فری زون قرار نہیں دیا گیا کیونکہ یہ وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ہ) ضلع مظفر گڑھ میں سال 07-2006 میں سیلاب نہ آنے کی وجہ سے لوگ متاثر نہیں ہوئے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 مارچ 2009)

انڈیا حکومت کی جانب سے سپرد کئے گئے انڈین صوبہ پنجاب کی اراضی کے ریکارڈ کی تفصیلات

*2476: محترمہ ثمینہ نوید: کیاوزیر مال وکالونیزازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ انڈین صوبہ پنجاب کی اراضی کا مکمل ریکارڈ قیام پاکستان کے بعد انڈیا حکومت کی جانب سے محکمہ مال کے سپرد کیا گیا تھا؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ضلع فیروزپور انڈیا کے 273 موضع جات کے رقبہ کا مکمل ریکارڈ بھی پنجاب کے محکمہ مال کے سپرد کیا گیا تھا جو بعدازاں بارڈر ایریا کمیٹی جس کا سربراہ ایک فوجی افسر ہوتا ہے کو دے دیا گیا تھا جس کا آفس فرید کوٹ ہاؤس لاہور میں ہے؟

(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ موضع جات کے رقبہ کا ریکارڈ بارڈر ایریا کمیٹی کو کب اور کس کی منظوری سے دیا گیا اور اس کمیٹی کا سربراہ فوجی آفیسر کو تعینات کرنے کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت بارڈر ایریا کمیٹی کے پاس موجود ریکارڈ کو بھی حکومت محکمہ مال کے حوالے کرنے کو تیار ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 30 دسمبر 2008 تاریخ ترسیل 21 جنوری 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ انڈین گورنمنٹ نے صوبہ پنجاب سے متعلقہ اراضی کا تمام ریکارڈ نقل کر کے حکومت پاکستان کے حوالہ کیا تھا۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ ایک مرتبہ پھر 1908 سے 1960 تک بارڈر ایریا کے 273 گاؤں کے رقبہ کا مکمل ریکارڈ پنجاب حکومت کے محکمہ مال کی بارڈر ایریا کمیٹی فرید کوٹ ہاؤس کے پاس آیا ہے بلکہ تمام ریکارڈ 1947 میں ہی حکومت پاکستان کے سپرد کر دیا گیا تھا اور حکومت پاکستان نے اپنا ریکارڈ انڈین حکومت کے حوالہ کیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔قوانین بحالیات 1974 میں ختم کر دیئے گئے۔ ریکارڈ کی نقول فراہم کرنے کی بجائے عدالتوں میں ریکارڈ پیش کیا جاتا ہے یا بذریعہ اہل کمیشن عدالت رپورٹ تیار کرواتی ہے۔

(د) بارڈر ایریا کمیٹی سے متعلقہ ریکارڈ کی نقول کا پی ایجنسی مینول کے مطابق دی جاتی ہے اور یہی حکومتی پالیسی ہے۔غریب کاشتکار یا سائل کو اسی پالیسی کے مطابق نقول فراہم کی جاتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 21 اکتوبر 2009)

چولستان میں خوردنی تیل کی پیداوار کے لئے زمین دینے کا مسئلہ

*2584: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیاوزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ چولستان کے علاقے میں ڈنمارک کی ایک کمپنی نے خوردنی تیل کی پیداوار کے لئے پراجیکٹ شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ متذکرہ کمپنی چولستان کے بنجر علاقے میں غیر ملکی Moringe کی فصل کاشت کرے گا جس سے تیل کی پیداوار میں اضافہ ہوگا؟

(ج) چولستان میں کس محکمے کی منظوری سے اس بنجر علاقے میں متذکرہ کمپنی کو پراجیکٹ لگانے کی منظوری دی؟

(د) چولستان کا کل کتنا بنجر علاقہ ہے، جہاں پر کمپنی خوردنی تیل پیدا کرنے والے پودے لگائے گی؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چولستان کے مقامی لوگوں کو بھی روزگار فراہم کرنے کے لئے اس پراجیکٹ میں شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(تاریخ وصولی 10 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 28 فروری 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) درست نہ ہے چولستان کے علاقے میں ڈنمارک کی کسی کمپنی نے خوردنی تیل کی پیداوار کے لئے پراجیکٹ شروع کرنے کے بارے میں نہ تو کوئی رابطہ کیا ہے اور نہ ہی محکمہ ہذا نے اس قسم کی کوئی اجازت یا منظوری دی ہے۔

(ب)۔ایضا۔

(ج)۔ایضا۔

(د)۔ایضا۔

(ہ) ایضا۔

(تاریخ وصولی جواب 16 اپریل 2009)

یو سی 39 موضع شادی پورہ لاہور کینٹ کے پٹواریوں کی بے قاعدگیاں

*2697: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یو سی 39 موضع شادی پورہ لاہور کینٹ میں تعینات پٹواریوں کے نام، عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت اور پتہ جات بتائیں؟

(ب) یہ پٹواری کب سے اس علاقہ میں تعینات ہیں کتنے اور کون کونسے پٹواری عرصہ تین سال سے زائد سے اس علاقہ میں تعینات ہیں؟

(ج) کیا حکومت کے علم میں ہے کہ اس حلقہ میں تعینات پٹواری حکومت کے مقررہ کردہ ریٹ رجسٹری، انتقال اور فرد ملکیت کے لئے زائد رقم وصول کر رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ کا پٹواری فرد ملکیت کیلئے 25 ہزار اور انتقال کیلئے پانچ ہزار روپے مالکان سے وصول کرتا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کے خلاف محکمہ کے پاس رشوت اور دیگر الزامات کے تحت انکوائریاں Pending ہیں مگر محکمہ اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کر رہا، اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 21 جنوری 2009 تاریخ ترسیل 17 مارچ 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) موضع شادی پورہ میں ایک وقت میں ہمیشہ ایک ہی پٹواری تعینات رہا ہے تاہم اس حلقہ میں گزشتہ چھ سالوں میں تعینات پٹواریاں کی فہرست حسب ذیل ہے:-

نام پٹواری	عہدہ	گریڈ	تعلیم	ایڈریس
قذافی شاہ دین	پٹواری	05	میٹرک	پٹوار خانہ موضع شادی پورہ نزد الحمد شادی ہال بلڈنگ داروغہ والا لاہور
علیم حسین شاہ	پٹواری	05	ایف اے	ایضا
افتخار احمد	پٹواری	05	میٹرک	ایضا۔
ندیم عباس	پٹواری	05	میٹرک	ایضا۔

رانا محمد ارشد	پٹواری	05	بی اے	۔ایضا۔
شکیل حسن	پٹواری	05	میٹرک	۔ایضا۔
خالد حسین	پٹواری	07	میٹرک	۔ایضا۔

(نوٹ: بمطابق نوٹیفیکیشن نمبری E(M)(I)-713/2008-1197) مورخہ 16-08-2008 جاری کردہ بورڈ آف ریونیو پنجاب، پٹواری کی اسامی اپ گریڈ کر کے سکیل 07 تفویض کر دیا گیا ہے)

(ب)

نام	از	تا	اختتام
قذافی شاہ دین	16-12-2003	تا	04-05-2004
علیم حسین شاہ	05-05-2004	تا	16-05-2004
افتخار احمد	17-05-2004	تا	05-12-2005
ندیم عباس	05-12-2005	تا	13-11-2006
رانا محمد ارشد	14-11-2006	تا	24-05-2007
شکیل حسن	25-07-2007	تا	29-10-2007
خالد حسین	30-10-2007	تا	تاحال

نوٹ: کوئی بھی پٹواری عرصہ تین سال سے زائد تعینات نہ رہا ہے۔

(ج) جی نہیں۔ مطابق شیڈول پرچہ رجسٹری کے تحت انتقال درج ہوتے ہیں اور فردات کی فیس مطابق شیڈول وصول کی جاتی ہے۔

(د) ایسی کوئی شکایت تاحال موصول نہ ہوئی ہے۔ اگر موصول ہوئی تو بمطابق قانون پٹواری کے خلاف فوری انضباطی کارروائی کی جائے گی۔

(ہ) کوئی انکوائری پینڈنگ نہ ہے لہذا کارروائی کا سوال ہی نہ پیدا ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 13 جون 2009)

پٹہ داران سٹیٹ لینڈ کے قابضین کو مالکانہ حقوق دینے کا معاملہ

***2780: جناب محمد محسن خاں لغاری:** کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بورڈ آف ریونیو پنجاب نے میمو نمبری CLV-1854/93-3393 بتاریخ 28-05-1995 کے تحت ایسے پٹہ داران جو سٹیٹ لینڈ کے قابضین تھے کو مالکانہ حقوق دیئے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ درج بالا میمو کے تحت خانیوال، لودھراں، جھنگ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں سٹیٹ لینڈ کے قابضین کو مالکانہ حقوق دیئے گئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ نوٹیفیکشن 28-05-1995 کو جاری کیا گیا اور 31-12-1995 مالکانہ حقوق کی منتقلی کی آخری تاریخ تھی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس مختصر عرصے کی وجہ سے بہت سے مزارعین / پٹہ داران کو اس معاملے کی بابت خبر تک نہ ہوئی اور بہت سے مزارعین / پٹہ داران ابھی تک مالکانہ حقوق سے محروم ہیں؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت درج بالا اضلاع میں محروم رہ جانے والے پٹہ داران / مزارعین کو مالکانہ حقوق دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اسکی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 3 فروری 2009 تاریخ ترسیل 16 اپریل 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو پنجاب لاہور نے بروئے نوٹیفیکیشن نمبری-3393 CLV-1854/93 مورخہ 28-05-1995 جو سٹیٹ لینڈ کے قابضین پٹے دار تھے ان کو بندوبست تابندوبست سکیم کے تحت حقوق ملکیت دینے کی پالیسی وضع کی۔

(ب) یہ درست ہے کہ جن پٹہ داران نے اپنے اضلاع میں 31-12-95 تک درخواستیں دے رکھی ہیں ان لوگوں کو حقوق ملکیت دینے کے لئے مجوزہ شرائط پوری کرنے والوں اہل پٹے داروں کو متعلقہ ڈسٹرکٹ کلکٹر نے مالکانہ حقوق دیئے۔

(ج) یہ درست ہے۔

(د) بورڈ آف ریونیو پنجاب چھٹی مورخہ 28-05-1995 واضح طور پر پیرا 4 پر تحریر ہے کہ تمام ڈپٹی کمشنر صاحبان / کمشنر صاحبان اس حقوق ملکیت کے بارے میں تمام پٹے داران کو اطلاع کریں۔

(ہ) اس بارے میں حکومت پنجاب نے ابھی تک کوئی پالیسی واضح نہ کی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 22 اکتوبر 2009)

تقسیم اراضی کی درخواستوں پر فیصلہ کے لیے ٹائم فریم

*2860: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر مال و کالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967ء کے تحت تقسیم اراضی کی درخواست پر فیصلہ کرنے کا اختیار متعلقہ تحصیلدار کو دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سلسلے میں درخواست دائر کرنے کے بعد فیصلہ کرنے کیلئے کوئی عرصہ مختص نہیں کیا نہ ہی بورڈ آف ریونیو نے اس سلسلے میں رولز بنائے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شاملاٹ دیہہ کا علاقہ اور احاطہ چاہ کو مذکورہ آپریشن / فیصلہ سے باہر رکھا گیا ہے۔ جو کمزور فریقین کو انصاف سے محرومی اور ان کے حق سے محرومی کے مترادف ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ معاملات کے سلسلے میں عرصہ کا تعین کرنے کیلئے قواعد بنانے اور جزو (ج) میں شامل کرنے کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 14 فروری 2009 تاریخ وصولی 8 مارچ 2009)

جواب

وزیر مال و کالونیز

(الف) جی ہاں تقسیم اراضی کی درخواست پر تحصیلدار پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ 1967 کے باب 11 کے تحت کارروائی کرتا ہے۔

(ب) تحصیلدار مذکورہ بالا قانون کے تحت فیصلہ کرتا ہے اس میں دیگر کارروائی کے علاوہ موقع کے مطابق نقشہ جات مرتب ہونے ضروری ہوتے ہیں۔ مزید چھان بین، فریقین کو سماعت کرنے کے بعد تحصیلدار نے اپنا حکم سنانا ہوتا ہے۔ اس تمام کارروائی میں وقت درکار ہوتا ہے۔

(ج) جی ہاں احاطہ چاہ دعویٰ تقسیم سے مستثنیٰ ہیں البتہ شاملاٹ دیہہ کا رقبہ مطابق قانون تقسیم کیا جاتا ہے قانون کی نظر میں سب برابر ہیں اور حقوق کے مطابق تمام فریقوں کو حصہ ملتا ہے۔

(د) بحوالہ ضمن الف، ب، ج متعلقہ قانون اور قواعد کی موجودگی میں یہ معاملات مرتب کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2009)

ضلع گجرات، ریکارڈ کمپیوٹرائز کرنے کی تفصیلات

*3092: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع گجرات میں محکمہ مال نے ریکارڈ کمپیوٹرائز کر لیا ہے اگر نہیں کیا تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن میں تاخیر کیوں کی جارہی ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کیلئے کتنا عرصہ مزید درکار ہے؟

(تاریخ وصولی 25 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 7 مئی 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) ضلع گجرات میں محض تجرباتی بنیادوں پر چند مواضعات کا جزوی ریکارڈ کمپیوٹرائز کیا گیا ہے۔ فی الحال ایک غیر جانبدار ادارے کے ذریعے اس کام کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

(ب) ضلع گجرات اور دیگر تمام اضلاع میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا عمل سال 2010 کے آغاز میں شروع ہوگا۔ اس سلسلے میں کوئی تاخیر درپیش نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب تمام اضلاع بشمول گجرات میں کمپیوٹرائزیشن کا کام سال 2012 کے آغاز تک مکمل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 جون 2009)

ضلع لاہور میں محکمہ مال کے ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کی تفصیلات

*3098: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر مال وکالونیز ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور کی کتنی تحصیلوں میں محکمہ مال نے ریکارڈ کمپیوٹرائز کر لیا ہے اگر ابھی تک نہیں کیا تو اسکی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ریکارڈ کو کمپیوٹرائزیشن میں تاخیر کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ج) ضلع لاہور میں محکمہ مال کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائز کرنے کیلئے کتنا عرصہ درکار ہے؟

(تاریخ وصولی 25 مارچ 2009 تاریخ ترسیل 7 مئی 2009)

جواب

وزیر مال وکالونیز

(الف) حکومت پنجاب نے ضلع لاہور کی تحصیلوں کے ریکارڈ کو ابھی تک کمپیوٹرائزڈ نہیں کیا۔ البتہ ضلعی حکومت لاہور نے تجرباتی بنیادوں پر ایک تحصیل (سٹی لاہور) کے ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ کیا ہے۔ اس تجربہ کے دوران ریکارڈ کو کمپیوٹرائز تو کیا گیا ہے لیکن کمپیوٹرائزیشن کے تمام ممکنہ فوائد حاصل نہیں ہو سکے۔ حکومت پنجاب ایک بہتر نظام مرتب کر چکی ہے اور جلد ہی لاہور سٹی تحصیل کے ریکارڈ سمیت دیگر ریکارڈ کو بھی کمپیوٹرائز کرنے کا عمل شروع ہو جائے گا۔

(ب) ضلع لاہور اور دیگر تمام اضلاع میں ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن کا عمل سال 2010 کے آغاز میں شروع ہوگا۔ اس سلسلے میں کوئی تاخیر درپیش نہ ہے۔

(ج) حکومت پنجاب تمام اضلاع بشمول لاہور میں کمپیوٹرائزیشن کا کام سال 2012 کے آغاز تک مکمل کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 16 ستمبر 2009)

لاہور
3 نومبر 2009

مقصود احمد ملک
سیکرٹری